2320- عطیہ خون دینے کا حکم

سوال

انتقال خون کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس کا جواب دیتے ہوئے شیخ علامہ محمد بن ابراھیم آل شیخ رحمہ اللہ تعالی نے خصوصا یہ کہا کہ :

اس سوال کے جواب میں تین امور پر کلام کرنا ضروری ہے :

اول : انتقال خون کس شخص کے لیے ہورہا ہے ۔

دوم : خون دینے والا شخص کون ہے ۔

سوم : خون طلب کرنے میں کس شخص کی بات پر اعتماد کیا جائے گا ۔

اول :

جسے خون دیا جارہا ہے یہ وہ شخص ہے جو مرض کی وجہ سے یا زخمی ہونے کی وجہ سے موت وحیات کی کشمکش میں ہے اور اسے خون کی ضرورت ہے ، اس میں اصل اور دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

.{تم پر مردہ اور (بہاہوا) خون اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے ، پھر جو مجبور ہوجائے اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں}.البقرۃ (173) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہوجائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف ان کا میلان نہ ہو تو یقینا اللہ تعالی معاف کرنے والا مہربان ہے) المائدۃ (3) ۔

اور ایک آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے اس طرح فرمایا :

.{حالانکہ اللہ تعالی نے ان سب جانوروں کی تفصیل بیان کردی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے ، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑجائے تو حلال ہے }.الانعام (119) ۔

اس آیت سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اس سے یہ علم ہوتا ہے کہ جب کسی مریض یا زخمی کی شفایابی متوقف ہوجائے یا کسی اور شخص کے انتقال خون سے اس کی زندگی بچائی جاسکتی ہو وہ اس طرح کہ کوئی ایسی چیز (غذا یا مباح ادویات) نہ پائی جائے جو اس کی شفایابی کے قائم مقام ہو یا اس کی زندگی بچا سکے تو اس حالت میں اسے خون لگانا جائز ہے ۔

اور حقیقت میں ایسا کرنا غذا دینے میں شمار ہوگا نہ کہ علاج اور دواء میں (اور ضرورت کے وقت حرام غذا کا استعمال کرنا بھی جائز ہے مثلا کسی مجبور اور لاچار کے لیے مردار کھانا)۔

دوم: جس سے خون منتقل کیا جائے: یعنی جس سے خون لیا جارہا ہے وہ شخص ہے.جس پر کوئی ظاہری ضرر اور نقصان تومرتب نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو)۔

سوم: انتقال خون کے مطالبے میں مسلمان ڈاکٹر کی بات کو تسلیم کیا جائے گا، اور اگر مسلمان ڈاکٹر ملنا مشکل ہو تو پھر غیر مسلم چاہے وہ یھودی ہو یا عیسائی (یا اس کے علاوہ کوئی اور) پر ہمیں اعتماد کرنے میں کوئی مانع نظر نہیں آتا لیکن شرط یہ ہے کہ اسے طب میں ماہر ہونا چاہیے اور لوگوں کے ہاں بھی وہ ڈاکٹر بھروسے والا اور ثقہ ہو اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنودیل کے ایک شخص کو اجرت پر حاصل کیا جو کہ راستے کا ماہر تھا اور دین قریش پر ہی قائم تھا، خریت اسے کہتے ہیں جو راستے جانتا اور راہنمائی کا ماہر ہو۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2104)۔

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراھیم۔

اور اس موضوع میں کبار علماء کرام کمیٹی کا ایک فتوی بھی ہے جسے ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

اول:

ضرورت کے وقت انسان اتنے خون کا عطیہ دے سکتا ہے جس سے اسے کوئی نقصان نہ ہو تا کہ مسلمان ضرورتمند کی جان بچائی جا سکے۔

دوم:

اسلامی بلڈ بینک قائم کرنا جائز ہے جہاں پر لوگوں سے خون کے عطیات وصول کر کے محفوظ کیا جائے تا کہ بوقت ضرورت مسلمان لوگوں کی جان بچائی جا سکے، لیکن شرط یہ ہے کہ بلڈ بینک مریضوں اور ان کے اولیاء سے خون کی قیمت نہ وصول کریں، اور نہ ہی اسے تجارت بنائیں کہ اس سے کمائی شروع کر دیں، کیونکہ اس میں عام مسلمانوں کی مصلحت اور فائدہ ہے۔